ابن معبد قال: قال علی ....

محقق نے لکھا ہے یہ تصحیح اس کتاب کی کتاب العقیقہ کی مدد سے کی گئی ہے، اصل کے دونوں نسخوں میں یہاں "ابن عبد" تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ یہاں اور کتاب العقیقہ میں جو کچھ ہے سب محرّف ہے صحیح "ابن أغیل" ہے بالهمزة واسكان الغين المعجمة وفتح التحتية ـــــ اس نام میں تقریب کے نسخوں میں تحریف ہوگئی ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے لسان المیزان (ج ۶ ص ۱۲۱) میں اس کے متعلق لکھا ہے کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے شمامة ابوالورد روایت کرتے ہیں، یہ بعینہ وہی سند ہے جو مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے۔ لہذا یہاں اور کتاب العقیقہ دونوں جگہ درست کرنے کی ضرورت ہے۔

جدید علمی طریقے کے مطابق احادیث پر نمبرات بھی دیے گئے ہیں اسی طرح ابواب پر بھی نمبر ہیں اور ابواب اور کتاب کا ایک ہی تسلسل ہے یعنی کتاب الدعار کا نمبر مثلاً ۷۳: ۱۵ ہے تو اس کے ذیلی عنوان کا نمبر ۷۴، ۱۵ ہے۔

آج کے طرز تحقیق میں عربی میں یہ بھی ضروری چیز ہے کہ مشکل الفاظ اور غیر مانوس صیغوں پر اعراب دیدیے جائیں یہ گویا اشاروں کی زبان میں لفظ کی شرح ہوتی ہے، اس سے پڑھنے والوں کو بڑی سہولت ہو جاتی ہے، یہ اہتمام اس کتاب میں نہیں ہو سکا ہے جس کی بڑی وجہ غالباً طباعت کی دشواری ہے، ہندوستان میں ایسے پریس ناپید تو نہیں مگر ابھی ایک دو ہی ہیں جہاں ہر سائز کے تمام حروف اور جملہ اعراب دستیاب ہوں اور جہاں ہیں بھی وہاں کمپوزیٹران ابھی اتنے ماہر نہیں ہیں کہ ان تمام نزاکتوں کا لحاظ رکھ سکیں۔

یہ چند چیزیں فاضل محقق کی توجہ کے لئے عرض ہیں۔ امید ہے آئندہ تحقیق کا معیار مزید بلند ہوگا ہم اس عظیم کارنامے پر مولانا مختار احمد ندوی صاحب اور ان کے رفقاء کو اور